



## سوال

(520) ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے پروگرامز

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض ایسے پروگرام میں جنہیں کوئی مرد پیش کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ عورت بھی شریک ہوتی ہے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے اکثر پروگراموں میں اس طرح ہوتا ہے تو اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

میری رائے میں عورت کو مرد کے ساتھ اس طرح کے پروگراموں میں شریک نہیں ہونا چاہیے کیونکہ عورت کی ملامت آواز اس کے لیے فتنہ کا سبب بنے گی اور پھر اس سے مردوں اور عورتوں کا اختلاط بھی ہوگا اور پروگراموں کی ریکارڈنگ کے وقت انہیں خلوت میسر آنے کی اور یہ ساری باتیں باعث فتنہ ہیں اور اکثر و بیشتر حالات میں عورتیں اسباب فتنہ سے کم ہی بچتی ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لَسْتَ مِنْ الْاِنْسَاءِ ۚ اِنَّ الْاُنثٰى لَفَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ ... ۳۲ ... سورة الاحزاب

”اے پیغمبر کی بیویوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پر ہمیزگار رہنا چاہتی ہو تو (کسی اجنبی شخص سے) نرم نرم باتیں ہی کیا کرو۔“ اور فرمایا:

وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُولٰٓئِ ... ۳۳ ... سورة الاحزاب

”اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جس طرح (پہلے) جاہلیت (کے دنوں) میں اظہار تجمل کرتی تھیں اس طرح زینت نہ دکھاؤ۔“

علماء فرماتے ہیں کہ ”تبرج“ سے مراد نرمی و ملائمت، نماز و نحرہ اور فتنہ میں ڈال دیے والی چیزوں کا اظہار ہے۔

ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر کام کرنے والی عورت اپنی آواز کو خوبصورت بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی تاکہ سننے والوں کو متاثر کر سکے! لہذا عورت کو اپنا و نسر نہیں ہونا چاہیے اور فتنہ سے بچنے کے لیے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کو جنس نسواں سے پاک کرنا واجب ہے ان کے لیے کام کے دوسرے شعبے ہیں مثلاً ٹی ویس اور سلائی کرٹھانی وغیرہ۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتویٰ

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 392

محدث فتویٰ